بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کی اذان کے بعد تجارت کی تو حاصل شدہ آمدنی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اذانِ جمعہ کے بعد کی گئی تجارت سے حاصل ہونے والے مال کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

جواب

جمعہ کی اذان اول سے لے کر نماز جمعہ کے ختم ہونے تک ان لوگوں کا تجارت کرنا کہ جن پر جمعہ فرض ہے، ناجائز و گناہ ہے لیکن اس تجارت سے جو مال حاصل ہوگا وہ حلال ہی ہے، حرام نہیں، کیونکہ یہاں ممانعت عقد سے خارج کسی معاملے کی وجہ سے ہے، لہذا عقد بالکل درست ہے تو اس سے حاصل ہونے والا مال بھی حلال ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کی زمین غصب کر کے مالک کی اجازت کے بغیر اس پر اپنا مال رکھ کر تجارت کرے تو اس کا یہ کرنا جائز نہیں ہے لیکن اس تجارت سے جو مال حاصل ہوگا وہ حلال ہے کہ یہاں ممانعت عقد سے خارج کسی معاملے یعنی غصب کی وجہ سے ہے لہذا عقد درست ہے تو اس سے حاصل ہونے والا مال بھی حلال ہے۔

نوٹ: ہم نے یہ قید لگائی کہ جن پر جمعہ فرض ہے ان کا تجارت کرنا جائز نہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جن پر جمعہ فرض نہیں جیسے عورتیں وغیرہ جبکہ ان کے ساتھ تجارت کرنے والے بھی ایسے ہی ہوں تو ان کا تجارت کرنا جائز ہے کیونکہ ان پر جمعہ کی نماز کے لیے جانا واجب نہیں ہے تو اب اسے چھوڑ کر تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (سورۃ الجمعۃ، پ28، آیت 09)

اس آیت مبارکہ کے تحت خزائن العرفان میں ہے "مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔"

ہدایہ اور اس کی شرح فتح القدیر میں ہے (فتح القدیر بین الھلالین) "والبیع عند أذان الجمعة قال اللہ تعالی ﴿وَ ذَرُوا الْبَیْعَ﴾ (الجمعة:9) ثم فیه إخلال بواجب السعی علی بعض الوجوه....وکل ذلک یکره (أی کل ماذکرناه من أول الفصل إلی هنا یکره أی لا یحل) لماذکرنا، ولا یفسد به البیع (باتفاق علمائنا حتی یجب الثمن ویثبت الملک قبل القبض) لأن الفساد فی معنی خارج زائد لا فی صلب العقد ولا فی شرائط الصحة" ترجمہ: جمعہ کی اذان کے وقت سے بیع کرنا مکروہ ہے۔ اللہ

عزوجل نے ارشاد فرمایا : ''اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' (سورۃ جمعہ، آیت : 9) پھر یہ کہ اس وقت بیع میں مشغول ہونا بعض صورتوں میں سعی والے واجب کی ادائیگی میں خلل انداز ہوگا۔ اور یہ تمام بیوع یعنی جو فصل کے شروع سے یہاں تک بیان ہوئیں مکروہ ہیں یعنی ان کا کرنا حلال نہیں، اس وجہ سے جو ہم نے بیان کی۔ البتہ باتفاقِ علماء ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں ہوگی یہاں تک کہ خریدار پر ثمن کی ادائیگی واجب ہوجائے گی اور قبضہ کرنے سے قبل ہی وہ مبیع کا مالک بن جائے گا کیونکہ یہاں خرابی نفسِ عقد یا شرائطِ صحت میں نہیں بلکہ ایک خارجی امر کی وجہ سے ہے۔ (فتح القدیر، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی ما یکرہ، جلد 6، صفحہ 438، کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "و كره البيع عند أذان الجمعة والمعتبر الأذان بعد الزوال كذافي الكافي."ترجمہ : اذان جمعہ کے وقت سے خرید و فروخت مکروہ ہے اور اس میں اعتبار زوال کے بعد کی اذان کا ہے (یعنی پہلی اذان کا) اسی طرح کافی میں ہے۔ (فتاوی ھندیہ، کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروھۃ، ج 03، ص 211، کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(وكره) تحريمامع الصحة (البيع عند الأذان الأول)۔۔۔۔ وقد خص منه من لا جمعة عليه"ترجمہ : پہلی اذان کے وقت سے خرید و فروخت مکروہ تحریمی ہے لیکن عقد درست ہے۔ ہاں جن پر جمعہ فرض نہیں وہ اس حکم کے تحت داخل نہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج 07، ص 309، مطبوعہ کوئٹہ)

المبسوط للسرخسی میں ہے "الحكم يثبت بحسب السبب۔۔۔ (ألا ترى) أن بالعقد النافذ الصحيح يثبت ملك حلال و بالعقد الفاسد يثبت ملك حرام بحسب السبب"ترجمہ : حکم باعتبارِ سبب ثابت ہوتا ہے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ عقد صحیح نافذ ہو تو اس سے ملکِ حلال ثابت ہوتی ہے اور عقد فاسد ہو تو باعتبارِ سبب ملکِ حرام ثابت ہوتی ہے۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الفرائض، ج 30، ص 130، دار المعرفۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے "من لم تجب عليه الجمعة مستثنى من الحكم كما في القهستاني يعني من لم تجب عليهما معا أما إذا وجبت على أحدهما دون الآخر أثما جميعا لأن الأول ارتكب النهي والثاني أعانه عليه كذا في شرح البخاري للعيني "ترجمہ : جس پر جمعہ واجب نہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ قہستانی میں ہے یعنی جن عاقدین دونوں پر جمعہ واجب نہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں بہر حال جب ان میں سے ایک پر واجب ہو، دوسرے پر واجب نہ ہو تو وہ سب گنہگار ہوں گے، کیونکہ پہلے نے ممانعت کا ارتکاب کیا ہے اور دوسرے نے اس پر اس کی مدد کی ہے۔ اسی طرح عینی کی شرح بخاری میں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، باب الجمعۃ، ص 517، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "اذان جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہوجاتی ہے مگروہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔" (بہار شریعت، ج 02، حصہ 11، ص 723، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : GRW-661

تاریخ اجراء : 20جمادی الاولی1444ھ/15دسمبر2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net